سوال

(35)کپڑے کو منی سے پاک کرنے کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

منی کپڑے میں لگ کرخشک ہوگئی ہواوروہ منی کسی دوسری نجاست کے ساتھ مخلوط نہ تھی، تواگراُس منی کو کپڑے سے کھرچ دیں تووہ کپڑاپاک ہوجائے گا؟اس مسئلے کا جواب حنفی مذہب کی روسے معتبرکتابوں سے مرحمت ہواوراس سوال کا جواب حدیث کی روسے کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورتِ مذکورہ سوال میں حنفی مذہب کی روسے وہ کپڑاپاک ہوجائے گا،اسی طرح حنفی مذہب کی تمام کتب معتبرہ میں مرقوم ہے،چنانچہ چندکتب معتبرہ مذہب حنفی کی عبارات ذیل میں نقل کی جاتی ہیں:

1۔"فإذاجف۔أي المني۔علٰی الثوب أجزأہ الفرک،لقولہ علیہ السلام لعائشة:((فاغسلیہ إن کان رطبا،وافرکیہ إن کان یابساً))[1]انتھی``(ہدایة مطبوعة مطبع مصطفائی،ص:۵۶)

[پس اگرکپڑے پر منی خشک ہوجائے تواس کو کھرچنا ہی کافی ہے،کیونکہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا تھا:اگروہ(منی)ترہے تواسے دھودواوراگروہ خشک ہے تواسے کھرچ دو]

2۔"وإن جف علٰی الثوب أجزأفیہ الفرک استحساناکذافي العنایة انتھی"(فتاویٰ عالمگیری مطبوعة مطبع أحمدي،ص:۱٦)

[اگروہ کپڑے پرخشک ہوجائے تواستحساناًاسے کھرچنا ہی کافی ہے]

3۔"ویطھرمني۔أي محلہ۔یابس بفرک۔ولایضربقاء أثرہ۔إن طھررأس حشفة۔کأن کان مستنجیا بماء"انتھی۔واللہ تعالیٰ أعلم(درمختارمطبوعة مطبع ہاشمی،ص:۳۷)

[منی والی جگہ خشک ہونے کی صورت میں کھرچنے سے پاک ہوجاتی ہے اوراس کے نشان کا باقی رہنا نقصان دہ نہیں ہے،اگرعضوتناسل کا اگلاحصہ پاک ہے،جیسے اس نے پانی کے ساتھ استنجاکیا ہو]

اس سوال کا جواب حدیث سے بھی وہی ہے،چنانچہ ایک حدیث توخودعبارتِ ہدایہ میں،جواوپرمذکورہوئی،منقول ہے،نیزمشکوة میں ہے:

"عن الأسود وهمام عن عائشة قالت: كنت أفرک المنی من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم "[2]

[اسوداور ہمام رحمہما اللہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: میں نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 97

محدث فتویٰ

---

[1] امام ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ھذا الحدیث لایعرف، وإنما المنقول أنھا ھی کانت تفعل ذلک من غیر أن یکون أمرھا" (التحقیق فی أحادیث الخلاف: ۱/۱۰۷) نیز حافظ زیلعی رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو ''غریب'' یعنی ضعیف قرار دیا ہے۔ (نصب الرایۃ: ۱/۱۸۰) حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "وھذا لاشیئ، لأنہ بلاسند" (تنقیح التحقیق للذھبی: ۱/۳۶) نیز دیکھیں: الدرایۃ لابن حجر (۱/۹۱)

[2] دیکھیں: صحیح مسلم، رقم الحدیث (۲۸۸) مشکاۃ المصابیح (۱/۱۰۷)